منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر لفدہ منشور محمدؐ | توریت بلا تبدیل انجیل بہ تبجیل | گویان صفت و سیرت مبر و محمدؐ

اخبار جو ہفتہ میں ایک دفعہ نکلتا ہے

منشور محمدی

چو منشور ظلمت زداد جہان | ز فضل خدا خیلے شہور شد | ہمہ عندلیبان پوا ور از و | بگنج عدم بار مستور شد | دلم گفت ناگہ بو صفش چیقم | بیان سر خاتم زمسعود شد

نمبر ۱۲ | مطبوعہ ۲۵ ربیع الآخر سنہ ۱۳۰۱ ہجری نبوی | جلد ۱۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر تن کو ہی ایک دین سے نسبت — ہے حمد خدا قلم کی ملت
پائین اس نے جو دو زبانین — بیکار نہین یہ لوگ جانین
دونون دیتے ہین یہ گواہی — تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکہتا ہے جو یہ چاک سینہ — ہے عاشق شاہد مدینہ
یہ وہ ہے کہ جسنے قبل آدم — آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکہا سر لوح زبرجد — منشور رسالت محمدؐ
اللہ اللہ اے پیمبرؐ — صد تف جائے فصیح تجہہ پر
اغاز نے تجہہ سے پایا انجام — انجام کو تو نے بخشا اعلام
تو جب سے ہے جب سے تو نہین تہا — رب سے کوئی روبرو نہین تہا
اے تجہپہ درود لاور معتبر — تیرے اصحاب و آل سب پر
ہے تیرے ہی فیض سے آغاز — منشور محمدی یہ ممتاز
پرچہ ہے اک جیب تمثال — جب ختم ہوا ہے با ہلال سال
جوبن پر اس کے یہہ جوانی — لذت عمر جاودانی

ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال — اس چیز وہ صدر مین تیر ہو آن ل
عاشق کی بجا ہے ناشکیبی — ظاہر ہے اسکی دلفریبی
کلمہ پڑہتے ہین اسکا ہر آن — راہب قیس اہل صلبان
آمادہ ہی غیر دین سے رد پر — نازان ہی بہت تری مدد پر
امت ہے تیرے ہی ہے امید — رکہیگی عزیز اسکو جاوید
کہتا ہے سب سے یہ پکارے — ای مومنوای نبی پیارے
دیکہو مرے ہتم کی نشست — حق نے زاد سی دی کیا سعادت
وہ مرد شریف پاکدین ہے — اسلام کا دل ہے جو معین ہے
مین سی ہے اسکی ہون گرامی — وہ میرے سب ہوا ہے نامی
سنکر مری مدح بیانی — لازم ہے تم کو قدر دانی
ہی تمکو ضرور گر ہو بیدار — دل میرے سچے ہو مرے خریدار
قیمت مین بے بہا ہون لیکن — طلبا مرا مفت یون ہے ممکن
تم حق شیوخ ہتم کو — خوار زر نقد پانچ بیسو
زر پا کے بدل وہ مرد دانا — کرتا رہیگا مجہے روانا
ہر شہر مین سال بھر تک بیکار — حاصل مرا ہوگا تمکو دیدار

قبول اسلام

مکرمی ومعظمی جناب منشی محمد شریف صاحب لطفہ

ماہ ربیع الاول مین جو لوگ مسجد جامع ممبئی مین اپنے دین باطلہ کو چھوڑکے زیور اسلام سے مشرف ہوے ان کے نام مسجد موصوفہ کے دفتر رجسٹر سے نقل کرکے خدمت فیضدرجت مین روانہ کیا ہون امید کہ آپ اس کو درج اخبار فرماوین اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عنایت کرے اور انکو بہ سبب ایمان لانے کے ہدایت نصیب کرے آمین۔

مورخہ ۷ روز سہ شنبہ شہر ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ

نیازمند محمد اسماعیل میمنوی

تصحیح

جناب مخدوم ومکرم بندہ حامی دین احمدی منشی محمد شریف صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی ایدکم اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ورضوانہ۔ مین آپ کا شکریہ کس زبان سے ادا کرون کہ آپ نے میرے مضمون مرسلہ کو جسکا عنوان پیغام محقق ہے اپنے اخبار گہربار منشور محمدی ۱۳۰۱ نمبر ۹۰۰ مین درج فرماکے یکتہ شکور وممنون فرمایا مگر آپ سے گلہ اس امر کا ہے کہ کارپردازان مطبع نے اخبار سے تصحیح مین بہت کچھ سہل انگاری کی ہے جس سے باعث میرا مضمون بہت غلط طبع ہوا اسلئے اس کا صحت نامہ درج ذیل کرکے امید قوی رکھتا ہون کہ آپ ازراہ اشفاق قدیمانہ اسکو اپنے اخبار سے کسی گوشہ مین جاے دیکے فقیر کو زیر بار منت فرماوین والسلام خیر ختام

صحت نامہ

صفحہ	کالم	سطر	خطا	صواب
۱۰۱	۲	۲۳	عالہ	عالم
۱۰۲	۱	۱	کثیرہ ا	کثیرا
"	۱	۳	دبنیا	دینا
"	۱	۸	ہلوگیا	ہوگیا
"	۱	۱۲	مرکب	مرتکب
۱۰۳	۱	۴	منشور محمدی سے	منشور محمدی مین
"	۱	۵	تحریر کردے	تحریر کرائے
"	۱	۱۶	السلام من اتبع الہدے	السلام علی من اتبع الہدے
۱۰۴	۲	۱۵	زید وعمر کی	زید وعمرو کی
۱۰۵	۱	۱۱	دل سے تصدیع کو	دل سے تصدیع کو
"	"	"	جرح	خرج
"	"	۱۲	الیضا	الضا
"	۲	۶	اور اداپ سے	اور آپ سے
"	"	۱۲	خدا پے	خدا سے
"	"	۲۵	مجح البجاری	مجمع البحار
۱۰۶	۱	۱	والتہزیر	والتبذیر

صفحہ	کالم	سطر	خطا	صواب
۱۰۶	۱	۸	والشہادات	والشہادۃ
"	۲	۱۸	دبکل	ولکل
۱۰۷	۱	۱۹	فرما دیا	فرما دیا ہے
"	۲	۳	جلغزہ	جلزہ
۱۰۸	۱	۲۱	معنے	معنے ہین
۱۱۰	۲	۱۲	(لقعال)	(انفعال)
"	"	۱۴	امت	امت
۱۱۱	۱	۲۴	جاتے تھے	جاتی تھی
۱۱۳	۱	۳	فاتو	فاتوا
"	"	۴	وادعو	وادعوا
۱۱۴	۱	۷	ای یارخداوند	ای خداوند

گذارش نامہ مسکین سید محمد فخر الدین نقوی فخری کان اللہ لہ۔

اظہار صدق

(یعنے)

جواب ہفوات و تردید لغویات کرسٹ جوزف نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصدر الطاف اعم معدن عنایات اتم جناب مہتمم صاحب اخبار

منشور محمدی دام الطافکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فقیر کچھ عرض کرتا ہے اسکو ازراہ مہربانی درج اخبار فرما کر ممنون و مشکور فرمانا۔ آجکا روز میرے ایک دوست اخبار نور افشان لودیانہ مطبوعہ ۱۳ جنوری ۱۸۸۴ء نمبر ۵ کو جو فی الواقع ظلمت افشان ہے میرے مطالعہ کے لئے لائے اسمین ایک خط کرسٹ جوزف

جسکا عنوان ہیج (عنوان) حالات شہر مدراس ہے میرے نظر سے گذرا اس کے دیکھے سے سخت تعجب و افسوس آیا کہ کیون یہ شخص ناحق نفوس اہل اسلام کو چھیڑ کر مظہر اپنی جہالت و بے علمی کا ہوتا ہے حالانکہ اسکے بھائی بند مسٹر یم جی گولڈ اسمت اور اون کے بھائی جن کے تقوی و دینداری کا خود وہی کرسٹ معترف ہے شہر مدراس مین بغرض اشاعت دین پولوسی سالہا سال سے سکونت گزین ہین اور اپنے سب اوقات عزیز کو منادی انجیل محرف مین خاصکر درمیان اہل اسلام صرف کرتے ہین اور یہ ہر دو بھائی علم مین عمل مین بدرجہا اس نئے کرسٹ سے افضل و اعلی ہین اور مین یقینا کہتا ہون اور اپنے دعوے مین صادق ہون کہ جہانتک ان ہر دو بھائیون کو مطالب ہیل پر عبور ہے اسکا عشر عشیر بھی اس کرسٹ صاحب کو حاصل نہین باوجود اسکے وے ہر روز بلا ناغہ منادی انجیل کرتے اور مسلمانون سے غریب تر کون کو باعانت مالی دین پولوسی مین لانے پر نہایت درجہ ساعی ہین مگر کبھی آجتک یہ ہر دو عمدہ طینت و نیک منش بھائی کسی پیشوائے اہل اسلام کو تو کجا بلکہ عامہ مسلمین کو بھی برائی سے بھی یاد نہین کئے بلکہ ہمنے بارہا دیکھا ہے کہ جب وے کسی ایک فرد خاص اسلام کا نام لیتے ہین تو نہایت تہذیب و تکریم سے لیا کرتے ہین جسکا نتیجہ یہ ہے کہ آجتک کوئی اہل اسلام کو باوجود اختلاف ملتین سے ان ہر دو بھائیون کی بے حرمتی گوارہ نہین نہ تقریرا و نہ تحریرا چنانچہ جب فیمابین پادری گولڈ اسمت صاحب و جناب ابی مولینا مولوی سید شاہ محمد نظام الدین نقوی فخری مدظلہ چند سال کے قبل بحث مذہبی ہر مغنہ کو کار خاجر پدر دگار

مین ہوتی تھی تو کبھی طرفین کے زعیمون نے طرفین کے
پیشوایون کے اسمای مبارک کو بے عزتی و بے حرمتی
سے نہین لیا بلکہ بعد تکریم و تعظیم
سے طرفین کے
سامعین و حاضرین جلسہ کو مسرت حاصل ہوا کرتی تھی۔
کرسٹ صاحب کا مین نے عجیب رنگ و ڈھنگ دیکھا کہ مدراس
آتے ہی آتے اپنا پیشہ سب و شتم اختیار کیا اور بانی اسلام
یعنے محمد عربی علیہ السلام و دیگر پیشوایان دین محمدی کے
کچھ برا بھلا کہنے لگا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ماہ نہ گذرا تھا
کہ کرسٹ صاحب کو اپنے کئے کی سزا بھگتنا پڑا اور بطفیل
ان کے قدوم شوم کے ایک بڑے رفاہ عام مین خلل واقع
ہوا یعنے بہ سبب ان کے منہ زوریون کے مدرسہ جناب لارڈ
ہارس صاحب بہادر سے ایجاد فرمایا تھا اور اس مین
فقط مسلمانون کے اطفال میاتر و کلیشن سے درجہ تک
تعلیم پاتے تھے جنکی تعداد باعتراف کرسٹ صاحب قریب
دو سو کے ہے) سب طلبائے مسلمین کو کنارہ کشی اختیار
کرنا پڑا کیونکہ اکثر علمائے اہل اسلام نے اتفاق کرکے یہ
فتوی جاری فرمایا کہ ایسے مدرسہ مین (جو مسکن ایسے
منہ زور کرسٹ صاحب کا ہو) جہان علاوہ مذہبی بحث
سے بہ نسبت پیشوایان دین اسلام سب و شتم ہوا کرے اہل اسلام
اپنے اطفال کو روانہ کرنا کفر ہے۔ ہم سنتے ہین کہ بسبب کنارہ
کشی اطفال اہل اسلام کے مدرسہ منتظمان مدرسہ جناب ہارس
یم جی گولڈ اسمت صاحب اور اون کے بہائی کو سخت
تردد لاحق ہوا ہے۔

کرسٹ صاحب کا یہ دعوی کہ مین دعوت انجیل اہل اسلام مین
کرتا ہون اپنے جو بہ سبب اہل اسلام کو مرتد و کافر ہونے کی
تعلیم دیتا ہون صریح جھوٹ اور تلبیس ہے۔ یہ صاحب عقل
کے ایسے معذور اور دشمن ہین اور اتنا نہین سمجھتے
کہ جس حال مین پادری گولڈ اسمت صاحب اور ان کے
بھائی نہایت تہذیب و شائستگی سے بصرف زر کثیر سالہا
سال سے اہل اسلام مین منادی انجیل کی کرتے ہوے اون
سے آجتک ایک مسلمان بھی ارتداد اختیار نکیا تو مین
اپنے رضا سے مدت قلیل مین باوجود اس بے تہذیبی
و اختیار منصب سب و شتم کے کیونکر کسی فرد اہل اسلام
کو اپنے جیسا مرتد و کافر بنا سکتا ہون سوا اسکے کہ خود
اپنی منہ زوری و سب و شتم کے جبر اکو پہنچون۔

کرسٹ صاحب اہل اسلام مدراس کے نسبت لکھتے ہین کہ اہل
اسلام مدراس علاوہ قلت معاش سے علمی لیاقت مین
بھی ہنود سے کمتر ہین۔ شاید کرسٹ صاحب کے نزدیک
لیاقت علمی سے مراد انگریزی ہے تو مین انکی فہمایش کے
لئے یہ کہتا ہون کہ اہل اسلام انگریزی تحصیل کو دقتری
کارروائی سے برابر حاصل کر لیتے ہین اور اس سے انگریزی
علوم مین ترقی کرنیکو تکلیف مالایطاق جانتے ہین بلکہ
اس کے عوض اپنے آبائی علوم مثل فارسی و عربی مین
دستگاہ پیدا کرتے ہین۔ رہا یہ امر کہ بہ سبب قلت معاش
سے شکستہ حال اور پریشان روزگار ہین تو اس کے
باعث حکام وقت ہی ہین کہ باوجود دولت اسلام کو
جو صدہا سال سے ہند مین چلی آتی تھی اپنی قبض و تصرف
مین رکھنے کے اہل اسلام کو حالت شکستگی مین رکھے
ہین اور ان کے طرف نہایت درجہ غیر متوجہ اور ان
سے سخت بے پرواہ اور ہندو ہی کو ہر ایک دفتر مین

ترقی دے رہے ہین حالانکہ باحسن وجوہ یہ بات پایہ ثبوت و
صداقت کو پہنچ چکی ہے کہ یہی قوم ہنود نا بہبود سے سرکار کو
اکثر اوقات حرج پہنچا ہے اور پھر یہی سرکار اسی قوم
کو ترقی دیتی ہے۔ اسکا سبب میرے خیال مین ایک
ہی آتا ہے جس مین مین صادق ہونے کا دعوی کرسکتا
اور اسکے چند امثال جو مجھے معلوم ہین بتلا سکتا ہون
مگر اس سبب کے بیان کرنیکو تہذیب مانع ہے اہل فہم و فراست
سمجھہ لین گے۔ اکثر عمائدین ہندوستان مدرسیون
کے تہذیب و شایستگی و علم کے معترف ہین ہمنے ایسی
ایک کرسٹ کو دیکہا ہے کہ باوجود جہالت جسکا بیان
آیندہ کیا جاوے گا مدرسیون کے تہذیب و شایستگی
و علم کا معترف ہین۔ ہندوستان کے ایک پادری صاحب
نے جو ہر امر مین اس نئے کرسٹ سے اعلیٰ و افضل ہین
بعد اعتراف علم و فضل اہل مدرسہ ہمارے نام پر چند اعتراض
روانہ کیا تہا جسکا جواب اخبار منشور محمدی نمبر ۹ و ۱۰ مین
دیا گیا اگر یہ نیا کرسٹ اسکا منکر ہوجاوے تو ہمارا اس
مین کیا بگڑا۔

مین نے جب اس انکار کی وجہ مین غور و فکر کو کام مین
لایا تو معلوم ہوا کہ شمالی ہندوستان کے اکثر اہل
اسلام مین سوائے اہل علم کے جوش و خروش و تعصب
مذہبی بالکل کم ہے اور اہل اسلام مدرسہ قطع نظر علما
کے ان اوصاف حمیدہ مین مسلمانان شمالی ہند سے
کئے درجہ فوقیت رکہتے ہین جن پر نئے کرسٹ صاحب
کا مکر و فریب چل نہین سکتا۔

کرسٹ صاحب کے مخاطب شمالی ہندوستان مین علماہی

ہون گے یہان تو ہر ایک فرد اسلام کا کرسٹ صاحب کو
لے بیٹہتا ہے جس سے وے سخت رنجیدہ و خفا ہین اور یہی سبب
ہے کہ مدرسیون کے ہنر کو اپنے تلبیس سے عیب نہراتے
اور رسومات شرکیہ و بدعیہ کو جن سے شرک و بدعت
ہونے پر سب چہوٹے بڑے کتب اسلام با علاے صوت
منادی ہین اسلام کے رسومات قرار دیتے ہین اگر کوئی
شراب خواری قمار بازی زنا رشوت سود خواری
سور نوشی وغیرہ افعال شنیعہ کو دین مسیحی کے رسومات
بتلانے لگے تو کرسٹ صاحب اوسکو حق گو خیال کرین گے؟
ہرگز نہین۔ پہر اسلام مین کیونکر ایسے افعال شنیعہ کو جس کے
بنا انہین کے ابطال کے لئے ہوی ہے بتلاتے ہین؟ چیزیکہ
برخود میپسندی بر دیگران میپسند۔ مگر کرسٹ صاحب
کیا کرین گے جہالت کے مارے اسلام کو حالت غربت مین
دیکہے۔ اور ان پر افلاس آنی لگی تو جہٹ ارتداد اختیار
کئے اور بغرض تحصیل اعزاز و تکریم عند النصاری ایسے بیہودہ
اقوال سے زبان کو آلودہ کرکے نصاری کا دل خوش کرنے
لگے مگر انکی اس بیہودہ گوئی اور باطل پرستی سے اسلام
کا کیا بگڑیگا اور اسلام پر کیا عیب عاید ہوگا مثل مشہور
ہے ؎ بر بلندان سخن بسوے خود است۔ تف بروے
فلک بسوے خود است۔ چونکہ کرسٹ صاحب ازلی شقی
ہین تو ان کو شقاوت ہی پسند آویگی اور جتنے سعادت
کے باتین ہین سب بُرے معلوم ہونگے۔ اس قلب حسن و قبح
سے حسن و قبح مین کیا نقصان آئیگا بلکہ اسمین اندہا چن
کرسٹ صاحب کا ظاہر ہوگا بقول سعدی شیرازی رح ؎
اگر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمہ آفتاب را چہ گناہ

کرسٹ صاحب بقصد اشاعت مکر و تلبیس خود جیسے اور یہاں
یسوع کے ہوں گے مدراس پہنچے اور یہاں وہی چال چلنے
لگے مگر یہاں پر کون انکی دام مین آتا اور کون انکی یاوہ
گوئی سنتا ہے اخر ان کو اپنے کئے کی سزا بھگتنا ہی پڑا
جس کے سبب وہ لکھتے ہین کہ مدراس مین کوئی شخص حیدرآباد
شمالی و مغربی ہند سے مسلمانون پر سبقت رکھتا ہوا نظر نہ
آیا اگر مین اون سے اس گمان و خیال پر یہ کہون کہ یہ
اون سے پرلے درجہ کا تعصب و نفسانیت و دہوکا دہی
ہے تو بیجا نہین و یا یون کہو کہ ساری بے تہذیبی و تلبیس
و مکر و ارتداد و صیغہ سب و شتم و تعصب و نفسانیت
و جاہلانہ و وحشیانہ برتاو کو ہفت اقلیم سے عاریتاً لیلیا
ہے تو خلاف نہین -

کرسٹ صاحب کے مذہب و دین مین جہوٹ بولنا ہی بلا سبب
جائز ہے اسی لئے لکھتے ہین کہ ایڈیٹر اخبار منشور محمدی مولوی
نظام الدین صاحب سے تین مرتبہ ملاقات ہوی اور وہ
بھی قصداً نہین مگر اتفاقیہ الخ -

کرسٹ صاحب خدا کا نام لو جہوٹ بولنے سے توبہ کرو -
مجھے یقین ہے کہ آپ توبہ نکرین گے کیونکہ جسحال مین
آپ خداوند عالم پر افترا کرنے نہ ہچکے تو دوسرے جہوٹ
باتین بولنے سے کب رکینگے مگر مین آپ کو خدائے واحد
کی قسم دیکے پوچھتا ہون کہ وہ ملاقات جو مکان حضرت
مولوی صاحب ممدوح پر بعد اطلاع قصد ملاقات جو بذریعہ
تحریر ہوی تھی قصداً ہے یا اتفاقیہ شاید آپ وقت تحریر
اصل ملاقات سے فراموش ہو گئے ہے سچ ہے دروغ
گو را حافظہ نباشد -

کرسٹ صاحب کو مولوی صاحب ممدوح کے اخلاق و
طرز تقریر پر ضرور شرم آتا ہے - شرم کا نہ آنا موجب
صد استعجاب کا ہے نہ آپ مین اخلاق حمیدہ ہین و نظر
پسندیدہ بلکہ آپ تو معدن بے مروتی و جہالت و بیہودگی
سرائی ہین - پھر جس کسیکو آپ اپنے اوصاف سے
متصف ہین پائین گے ضرور آپ کو اُن سے شرمندہ ہونا
پریگا - حضرت مولوی صاحب کے اخلاق و طرز تقریر کو سب
صغیر و کبیر مدراس جانتے ہین اگر آپ کو اسکی خبر نہین اور
نہ استعداد فہم ہے تو آپ اپنے ہر دو میزبانون سے
اوسکو دریافت کرلین اور جلد استعداد فہم بہم پہنچائین
حضرت مولوی صاحب ممدوح نہ بزبان خود اپنی تعریف
کرلیتے ہین اور نہ بجلیہ مباحثہ دینی برملا دشنام دیتے
اور ہنسک کرتے ہین - ہان جب آپ جیسے کم سن جہال
کو باوجود جہل مدعی علم پاتے ہین اور کسیوقت گفتگو
کا اتفاق ہوجاتا ہے تو آپ کے جہل و بے علمی پر مطلع
کر دیتے ہین جس کو آپ خود سرائی و دشنام دہی
سے تعبیر کرتے ہین انصاف سے کہئے کہ جس شخص کو
املا نویسی اور رد و مرکب الفاظ عربی کو اعراب صحیح
دینا نہ آنے کے باوجود جب وہ مقابلہ فحول علما کا
دم بھرتا ہے تو اسکا علاج سوا اسکے اور کیا ہوگا کہ
اس کے جہل پر اوسکو متنبہ کرین - چنانچہ آپ جب
مکان حضرت مولوی صاحب پر تشریف لائے اور
کچھ بایکدیگر گفتگو ہونے لگی تو آپنے بزبان خود فقرہ
العجب کل العجب بکسر لام کہا تو مولوی صاحب نے منعا آپکو
اپنے غلطی پر متنبہ کیا اور فرمایا کہ العجب کل العجب

بعنم لام ہے نہ بکسر لام جو شرق و غرب کے نحویون و صرفیون
کے پاس مسلم ہے جسپر آپ خفا ہوے اور پھر اپنے ہی
کہے کی صحت پر اصرار کرنے لگے جس کے جواب مین مولوی
صاحب نے فرمایا کہ تم علوم عربیہ سے سخت نابلد ہو اولا
کسی عربی دان سے درس لو اور پھر فحول علما سے مباحثہ
کرینگا شوق بتلا و والا تمہاری جہالت کا شمس النہار
آشکارا ہو جائیگی - اسپر شاید آپ خود سرائی و
دشنام دہی تصور کرتے ہین ع برین عقل و دانش
بباید گریست - خود سرائی و بجیلہ مباحثہ دینی و شنام
دینا اور ہتک کرنا آپ جیسون کا پیشہ ہے نہ حضرت
مولوی صاحب ممدوح کا جسپر آپ کا خط محررہ یکم
فیبر دری بنام حضرت مولوی صاحب و اعلان ضروری
مطبوعہ ایک گواہ صادق ہے جسکی پوری حقیقت و
تردید انشاء اللہ تعالیٰ قریب ان کے جوابات مین
حضرت مولوی صاحب - فرماوین گے -
منشور محمدی کے رتبہ کو آپ کیا جانوگے اور اس کے
مضامین کو آپ کیا سمجھوگے آپ تو سب علوم سے سخت
نابلد ہین نہ عربی آتی نہ فارسی نہ ٹھیک اردو - اگر اسکے
رتبہ کی تحقیق مدنظر ہے تو پادری رجب علی و
عماد الدین و صفدر علی و ہاکر داس اور خود ڈپٹر
نور افشان سے دریافت کر لیجئے آپ اس حوصلہ کے
نہین کہ اس کے عالی مضامین کو پائین اور تولین نہ
آپ مین اتنی لیاقت ہے اور نہ اسقدر فہم - اول لیاقت
پیدا کیجئے بعدہ فہم درست کے عنایت کو خدا سے درخواست
سے طلب فرمائیے پھر مضامین عالی کو ناپنے اور تولنے
کا خیال کیجئے -

کرسٹ صاحب آپ مسلمانون کے حالت تباہی و ذلت و
پستی پر افسوس نکرین زمانہ ہر کسی سے یکسان نہین
رہتا ہے ایک زمانہ تہا کہ عیسوی یہودیون سے ذلیل و خوار
تہے پھر ایک زمانہ آیا کہ عیسوی اور یہود دونون مسلمانون
سے ذلیل و خوار ہو گئے تہے اب ایک زمانہ ایسا آیا
ہے کہ مسلمان عیسویون اور ہندون سے ذلیل و خوار سمجھے
جاتے ہین اور یقین ہے کہ یہ زمانہ ذلت و خواری
متبدل بعزت و اوج ہو جائیگا چند دن صبر کیجئے اور قدرت
خدا کا تماشہ دیکھئے آپ اپنے عزت و اوج پر پھول بجائے
اور شیخی کو کام نہ کیجئے - تورات مین فرعون کے حال
کو دیکھئے کہ کس درجہ خدا نے اسکو عزت و اوج عرصت
فرمایا تہا اخیر بہ سبب اسکی شیخی کے خدا نے اوس کو رود
نیل مین دہسا مارا ایسا ہی ایک وقت آپ پر بہی آنی
اور قہر خدا متوجہ ہونے والا ہے فانتظر -

کرسٹ صاحب آپ مین آگ ہاشمی جوش زن ہونا مجھے
باور نہین آتا چونکہ مین پابند تہذیب ہون اسلئے
کچھ نہین کہہ سکتا والا کچھ کہا ہوتا اگر آپ صاحب فہم
ہین تو اس ابہام کو سمجھ لین گے والا پھر کبھی ہمکو ناچار
قدم جادۂ تہذیب سے باہر رکھنا پریگا آپ کہان اور
ہاشمیت کہان شتان بینہما -

جناب حضرت مولوی صاحب ممدوح تو اپنے جان کو
دین محمدی کے اثبات کے لئے وقف کر بیٹھے ہین پھر
کیونکر وے مباحثہ سے گہبراوینگے اور لیت و لعل کرینگے
گہبرانا اور لیت و لعل کرنا تو آپ کے مقسوم مین ہے کہ

بتاریخ ہفتم فبروری ۱۸۸۴ء روز پنجشنبہ وقت مغرب حسب
اشتہار آپ کے فقیر نے گاسپل ہال مین جو واقعہ تر ملکہیری
مدراس ہے آیا اور ایک اعتراض کا جواب طلب کیا تو آپنے
بہت گھبرایا اور لیت ولعل کیا۔ شرایط مناظرہ سے یہ بھی ایک
شرط ہے کہ ایک جانب کا زعیم دوسرے جانب کے زعیم
کے مقابلہ والا ہو۔ چونکہ حضرت مولوی صاحب ممدوح آپکو
جاہل بحت اور نابلد از علوم عربیہ سمجھتے ہین اس لئے آپ
جیسے جہال سے مباحثہ کرنا قرین مصلحت نہین جانتے والا وے
توبلا درخواست بھی دینی مباحثہ مین اقدام فرماتے ہین۔
جسکی تصدیق آپ جناب پادری یم جی گولڈ اسمت صاحب سے
کرلین۔

جناب حضرت مولوی صاحب ممدوح آپ کے خط واعلان
مرزری کا جواب تحریر فرما رہے ہین انشاء اللہ تعالی قریب
ہے کہ وہ بدیہ ناظرین ہوگا جسمین آپ کا پورا حوصلہ بتلایا
جاویگا۔

اب مین میرے خداوند خالق عیسی مسیح سے دعا مانگتا ہون
کہ کرسٹ صاحب کو توفیق خیر و ہدایت نصیب کرے اور
اپنے انوار محمدی سے پورے پورے آثار ظاہر فرماوے
جس سے پھر وہ اپنے ارتداد سے باز آکے مسلمان ہوین اور
نجات ابدی حاصل کرین آمین۔ ؎ این خانہ جملہ دیدہ
خبر دیست کہ کدکلی بجنود در قدرت است۔

راقم مسکین المتضرع الی ربہ العلی السید محمد فخر الدین
النقوی الفخری المیلا فوری کان اللہ لہ
از مدراس محلہ میلاپور۔

پادریون کی زبردستی

منگلور سے ہمارے اک نامہ نگار تحریر کرتے ہین کہ قریہ کندا پور
متعلقہ منگلور مین چند جرمن پادری نازل ہوکر ایک مہینے
سے وہان کے مسلمانون کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہے ہین
اور سرکار کا ڈر بھی بتلا رہے ہین اور ان سے مذہبی
مباحثہ کرنے چاہتے ہین وہ بیچارے دہقانی مسلمان
جن کو چندان علم معاملات نہین مذکور پادریون کے
ہاتھون تنگ آگئے اور منگلور مین آکر وہان کے حکام
مندون کے نزدیک نالش کی ہے تا اوس مجہلہ سے
رہائی ملے۔

ہم کو اس خبر کے سننے سے نہایت تاسف ہوتا ہے کہ اک
کونے مین اللہ اللہ کرکے پڑے ہوے ناخواندہ بیچارو
پر جو یہ پادری لوگ یورش کرتے ہین اسمین کیا
معقولیت ہے اور حیرت یہ ہے کہ سرکاری عہدہ دار
اسمقام کے ادہر کو خیال نہین کرتے یہ بات خلاف قوانین
سرکار انگلشیہ کے ہے کہ کسی مذہب والے پر زبردستی یہی
تقاضا دوسرے مذہب مین آنے کا کیا جاوے یا اوس کے
قدیم مذہب کو برا بھلا کہا جاوے مباحثہ مذہبی اگر منظور
ہو تو ان سے کیا چاہیے جو کامل وقیقت مذہب سے
رکھتے ہون ان پادری صاحبون کو مذہبی تحقیقات
منظور ہون تو صاحب منشور محمدی منگلور کے پاس
اپنے سوالات بھیجین کہ اس حامی دین نے اس مہم
اعظم کا بیڑا اٹھایا ہے اور بہ تہذیب تمام جوابات
بڑے سخت سخت سوالات کے بدلایل ساطع وبراہین
لامع دیتے ہین۔ اتفاق۔

منشور محمدی ان پادریون کی حالت قابل افسوس ہے

بیچارے جاہل اور بیعلم مسلمانون پر تقریر سے غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہین یہ صاحبان اگر اپنے دین کی حقیت پر دلائل رکھتے ہین تو پیش کرین اور اہل علم سے مقابلہ کرین۔ آجتک اخبار منشور محمدی مین ہزارون اعتراض دین مسیحی پر کئے گئے ہین اور جواب تک ندارد۔ باوجود اس حالت کے پھر اپنے دین کی اشاعت مین زور کرنا نہایت وقاحت ہے۔ ہم دعوی کرتے ہین کہ اگر پادری صاحبون کو کچھ حیا ہے تو ہمارے سات بذریعہ تقریر یا تحریر مقابلہ کرین یا یہ بھی نہین ہوسکتا ہے تو صدہا کتابین جو مسلمانون کے طرف سے اب تک لاجواب پڑے ہین ان سے ایک کا از روے انصاف جواب دین ہزار افسوس ہے کہ اس دین کے پادریون مین حیا کا نام ہی نہین۔ مسلمانو۔ اگر تمہاری کوشش ہوتی تو آج کندالور مین ایک دو مسلمان واعظ دین اسلام اور مذہب مسیحی کے رد کرنیوالی موجود ہوتے پھر جرمن کے پادریون کا حوصلہ معلوم ہوجاتا افسوس مسلمانون کی حالت قابل افسوس ہے۔

مارس اسکول کی کارروائی

مدرسہ مارس کے پادری گولڈ اسمت صاحب نے ہندوستانی مین اک رسالہ دربن ولا بتوہین دین اسلام وحضرت نبیؐ غیر الانام چھپوایا جسکی کاپی لکھنے والا اور چھاپنے والا (جاے افسوس ہے کہ) مسلمان تھا اسپر مدرس کے دینداروں نے مسجد والا جاہی مین ایک جلسہ چہارشنبہ گذشتہ کو منعقد کیا جسمین اکثر علما و عمایدو شرفا حاضر ہوے تھے اور یہ کارروائی ہوی کہ جو مسلمان کہ ایسے اہانتی مضمون کو کسیکی خرمائش پر لکھے یا چھاپ کر دے یا لکھانے یا چھپولنے مین شریک رہے دیا جو مسلمان لڑکے ایسے مدرسون مین پڑہنے جاوین جہان خلاف مذہب کوئی کارروائی ہوتی ہو یا ویسی مدرسون مین جو مان باپ اپنے لڑکون کو بھیجین یا وہ مسلمان جو ایسی مدرسون کی تائید کرین دایرہ اسلام سے خارج سمجھے جاوین گے اور ان سے مسلمان لوگ ہر طرح قطع تعلق کردین گے بعد ازان دینی ابواب پر ہر وقت نظر رکھنے کے لئے ایک مجلس بنام مجلس علماء اسلام قرار پاے جسکے صدر نشین جناب حاجی مولوی طرازش خان بہادر و نائبان صدر قاضی مولوی عبید اللہ صاحب و مولوی احمد صاحب و مولوی محمود صاحب و مستند مولوی سلطان محمود صاحب اور خان حاجی ابو محمد صاحب تاجر نامزد ہوے ارکان کا تقرر آیندہ ہوگا بعد وقوع اس کارروائی کے یہ ماجرا رد دیا کہ مارس اسکول سے اکثر مسلمان لڑکے باز آگئے سنا ہے کہ کل تک کوئی ۲۰ یا ۲۱ بچے مدرسہ مین باقی رہے تھے اور اطلاع ہے کہ وے بھی نکلجاوین گے جناب مولوی طرازش خان بہادر و قاضی مولوی عبید اللہ صاحب شرکا اتحادی انجمن اسلامیہ مدرس کے ہین اور مولوی سلطان محمود صاحب اور حاجی ابو محمد صاحب تاجر شرکاء اصلی انجمن سے۔ اتفاق۔

منشور محمدی پادری گولڈ اسمتھ کی حالت بالکل

قابل افسوس ہے - یہ صاحب مذہب پولوسی کے اشاعت
کرنیوالون مین ایک بڑے جیدار پادری ہین کچہ
توتی پہونی ہندوستانی جانتے ہین - ہر جگہہ مسلمانون
سے جب ان کو مباحثہ کا اتفاق ہوا ہے تو بحث سے
عاجز ہوکر عدم فرصت کا حیلہ کرتے نکل جاتے ہین -
جب کوئی دلیل ان کے سامنے پیش کیجاتی ہے تو کج
بحثی کرنے لگتے ہین مگر دل مین ضرور یہ سمجہہ جاتی ہین
کہ مسلمانون کے ساتہ مقابلہ مین فروغ حاصل کرنا غیر
ممکن ہے -

افسوس یہ ہے کہ پادری صاحب نے مسلمانون کے رنج
دینے کے لئے ایسا رسالہ لکہا - پادری فاندر اور
دیگر کاتے کتب جو رسالے لکہے ہین ان رسالون سے
برابر گولڈ اسمتہہ صاحب لکہہ نہین سکے" اور جب پادری
فاندر اور دیگر کاتے کتبون کے رسالون کے ایک کو
سو جواب مسلمانون نے پیش کر دئے ہین تو باین
پادری مذکور کا کوئی رسالہ بطور خود لکہنا نہایت
جسارت اور ہٹ دہرمی ہے - اور ایسے رسالہ توہین
دین متین اسلام کی اشاعت مین مسلمانون سے تائید
ہونی یہ تو بڑی قیامت ہے - پس بدین لحاظ ہم
مسلمانان مدراس کے فتوے کو پسند کرتے ہین اور یہ
بہی چاہتے ہین کہ مسلمانان مدراس اس رسالہ کا بدلائل
عقلی و نقلی جواب چہپوا کر اس کو خوب اشاعت دین
اور ضرور یہ کرین - ناردس اسکول جو مدراس مین ہے
اسکی بنا مسلمانون کے تعلیم کے لئے ہوئی اور چونکہ اس
مدرسہ کے بانی نے خاصکر اہل اسلام کی تربیت کے لئے
یہ مدرسہ کہولا اور فتنہ حال ہے اس غرض کی تعمیل ہونا
ناممکن ہے لہذا مسلمانان مدراس کو ضرور ہے کہ ناردس
اسکول کو اپنے اہتمام مین لین - جنرل ناردس فاتح قلعہ
سرینگ پٹن نے ایک رقم کثیر اپنے بنج سے دے کر
یہ تجویز کی تہی کہ مقام سرینگ پٹن مین یہ مدرسہ
کہولا جاے چنانچہ اوسکی تعمیل بہی ہوئی مگر مسلمانون
کی جو حالت قلعہ جانے سے بعد تہی اس نے اجازت
ندی کہ مسلمان انگریزی پڑہا کرین پس ناچار جنرل
صاحب نے مدرسہ کی تبدیلی مدراس مین کی اور اسکا
انتظام مدت سے بعد پادریون سے ہاتون دیا گیا
پس اب جو پادری صاحبون نے ناردس اسکول کو
توہین دین کا ذریعہ مانا ہے تو مسلمانان مدراس
کو بہی ضرور ہے کہ مدرسہ مذکور کو پادریون سے
نکالنے کی کوشش کرین خصوصاً انجمن اسلامیہ مدراس
کا یہ پہلا فرض ہے کہ ساری کوشش اراکین انجمن
کی اب اسکام سے پورا ہونے مین کرین - گورنمنٹ
مدراس سے التجا کرین - متوفی لارڈ ناردس کے پوتے
جو اب انگلستان مین ہین اور ان کو ہر طرح کا اختیار
حاصل ہے ان سے چاہین کہ مدرسہ کا انتظام مسلمانون
کی کمیٹی کے حوالہ ہو - ہمکو یقین ہے کہ مسلمانان
مدراس کی یہ کوشش عموماً اور انجمن اسلامیہ کی
جانبازی خصوصاً کامیابی حاصل کریگی -

بقیہ صفحات خدا

یرمیاہ - ۳۰ - ۱۷ - کیونکہ مین تجہے پہر صحت بخشون گا
اور تیرے گہاؤ چنگے کرون گا خداوند کہتا ہے کہ

		ورس		انہون نے تیرا نام مردود رکہا کہ یہ صیہون ہی جسکا کوئی طلبگار نہین۔ جراح
یوایل	۳	۲		اور تمہارے بیٹون اور تمہاری بیٹیون کو بہی بنی یہوداہ کے ہاتہ بیچون گا اور وے ان کو سبائیون کے ہاتہ جو دور ملک مین رہتے ہین بیچینگے کیونکہ خداوند نے یہ فرمایا ہے۔ سوداگر یا بردہ فروش
قاضیون	۱۵	۱۹		پھر خدا نے لہے مین ایک گڑہا کہودا اور وہان سے پانی نکلا بیلدار
				خدا کے صلاح کار مشورتی
پیدایش	۲۵	۲۲	۲۳	اور اس کے پیٹ مین دو لڑکے آپس مین مزاحم ہوے تب اس نے کہا کہ اگر یون ہو تو ایسی کیون ہون اور وہ خداوند سے پوچہنے گئی ۲۳ خداوند نے اسے کہا کہ تیرے پیٹ مین دو قومین ہین اور تیری رحم سے دو امتین نکلینگی اور ایک امت دوسری امت سے زور آور ہوگی اور بڑا چہوٹے کی خدمت کریگا ربقہ
				اس آیت کو ہمارے عیسائی بہائی خوب غور فرماوین
اول سموائیل	۱۰	۲۲		سو انہون نے خداوند سے پہر پوچہا کہ وہ مرد اب یہان آئیگا کہ نہین خداوند نے جواب دیا کہ اسنے اسباب کے درمیان اپنے کو چہپایا ہے۔ ۲۸۔ ۶ بنی اسرائیل
قاضیون	۱	۱		اور یشوع کے مرنے کے بعد یون ہوا کہ بنی اسرائیل نے خداوند سے سوال کیا اور کہا کہ کنعان سے جنگ کرنے کو ہمارے واسطے پہلے کون چڑہیگا۔
				سو خداوند نے فرمایا کہ یہوداہ چڑہیگا۔
"	۲۰	۱۸	۲۳	اور بنی اسرائیل لہے اور خدا کے گہر پر چڑہ گئے اور خدا سے مشورت چاہے
اول سموائیل	۲۳	۲	۱	تب داؤد نے خداوند سے پوچہا کہ مین جاون اور ان فلسطیون کو مارون خداوند نے داؤد کو فرمایا جا فلسطیون کو مار اور قعیلہ کو بچا اسوقت داؤد کے لوگون نے اسے کہا کہ دیکہہ ہم یہان یہوداہ مین ڈرتے ہین پس اگر ہم قعیلہ مین جاکے فلسطی لشکرون کے سامنے جا پڑین تو کتنا زیادہ ڈرینگے۔ واؤ ۴
				تب داؤد نے خداوند سے پہر مشورت کی سو خداوند نے جواب مین فرمایا الخ اول تواریخ ۱۴۔ ۱۰ و ۱۴۔
"	۳۰	۸		اور داؤد نے خداوند سے صلاح پوچہی اور کہا کہ مین اس فوج کا پیچہا کرون کیا نہین مین اونہین جا ہی لونگا کہ نہین اور اسنے جواب مین فرمایا پیچہا کر کہ تو یقیناً

		باب	ورس	ان تک پہنچیگی اور بیشک ان سے چھڑا لائیگا
۲ سموئیل		۵	۱۹	تب داؤد نے خداوند سے مشورت پوچھی اور کہا کہ مین فلسطیون پر چڑھ جاؤن کیا تو ان کو میرے قابو مین کردیگا خداوند نے داؤد کو فرمایا چڑھ جا کہ مین بے شک فلسطیونکو تیرے قابو مین کردونگا ۲-۱

خدا کی رویت غیر ممکن

خروج		۳۳	۲۰	اور بولا تو میرا چہرہ نہین دیکھہ سکتا اس لئے کہ کوئی انسان نہین کہ مجھے دیکھی اور جیتا رہی
اسموئیل		۶	۱۹	اور اس نے بیت شمس کے لوگون کو مارا اس لئے کہ انہون نے خداوند کے صندوق کے بھیتر دیکھا سو اسنے پچاس ہزار اور ستر آدمی ان مین سے مار ڈالے
یوحنا		۱	۱۸	خدا کو کسی نے کبھی نہ دیکھا اکلوتا بیٹا جو باپ کے گود مین ہے اسی نے بتلا دیا۔
"		۵	۳۷	اور باپ جسنے مجھے بھیجا ہے اس نے آپ مجھپر گواہی دی ہے تم نے کبھی اسکی آواز نہین سنی اور نہ اسکی صورت دیکھی۔
اول تمطاؤس		۱	۱۷	اب ازلی بادشاہ غیر فانی نادیدنی واحد خدا کی عزت اور جلال ابدالاباد ہووے آمین
"		۶	۱۶	بقا فقط اسی کو ہے وہ اس نور مین رہتا ہے جس تک کوئی نہین پہونچ سکتا اور اسے کسی انسان نے نہ دیکھا اور نہ دیکھہ سکتا ہے اسی کی عزت اور قدرت ابدی ہے آمین

خدا کی رویت ممکن ہے

پیدایش	ابرام	۱۷	۱	جب ابرام ننانوے برس کا ہوا تب خداوند ابرام کو نظر آیا اور اس سے کہا کہ مین خدائے قادر ہون تو میرے حضور مین چل۔
		۱۸	۱	پھر خداوند ممری کے بلوطون مین اسے نظر آیا اور وہ دن کو گرمی کے وقت اپنے خیمہ کے دروازہ پر بیٹھا تہا۔
پیدایش	یعقوب	۳۲	۲۴	اور یعقوب اکیلا رہگیا اور وہان پو پھٹنے تک ایک شخص اس سے کشتی لڑا کیا جب اسنے دیکھا کہ وہ اسپر غالب نہ ہوا تو اسکی ران کو بیتھ وار سے چھوا اور یعقوب کے ران کی نس اسکی ساتھ کشتی کرنے مین چڑھ گئی۔ تب وہ بولا کہ مجھے جانے دے کہ پھٹتے ہے وہ بولا کہ مین تجھے جانے نہ دونگا مگر جبکہ تو مجھے برکت دے دے تب اوس نے اوس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے وہ بولا کہ یعقوب۔ اس نے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہین بلکہ اسرائیل ہوگا کہ تو نے خدا اور خلق پاس قوت پائی اور غالب ہوا۔ باقی آیندہ

مطبع بحر السلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔